سوال

(330)ایک طلاق کے بعد رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی زوجہ مسمات پروین اختر دختر فضل کریم ساکن کورنگی نمبر 5 ، کراچی کو 6جون 1974ء کو طلاق دی تھی ، اب میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ اپنی مذکورہ بیوی سے رجوع کر لوں ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

(سائل ریاض احمد ولد عبدالحکیم مکان نمبر 12 برنی روڈ نمبر 29 گڑھی شاہو لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہیں اور رجعی طلاق کی عدت (تین حیض) کے اندر طلاق دہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مطلقہ بیوی کو دوبارہ آباد کرلے اور اگر عدت ختم ہوگئی تو پھر وہ نیا نکاح کرنے کا مجاز ہے ۔ اب دلائل پیش کیے جاتے ہیں ۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ... ١... الطلاق

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو توان کی عدت میں طلاق دیا کرو۔،،

اب قرآنی الفاظ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ طلاق دہندہ باقاعدہ ہر طہر میں بلاجماع وزن شوئی ایک ایک طلاق دے اوایک مجلس میں ایک لفظ سے یا تین لفظوں کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دینا منع اور حرام ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ٢٢٩... البقرة

''(رجعی) طلاقیں دو ہیں پھر یا تو دستور کے موافق روک ہے یا بھلائی کے ساتھ رخصت ۔،،

کہ یکے بعد دیگرے الگ الگ طہر (جب عورت کو خون نہ آتا ہو) میں ایک ایک کر کے طلاق دینی چاہیے : پھر ان تین طلاقوں میں یا تو دستور کے مطابق بیوی سے رجوع کرکے اسے آباد کرلے یا پھر بھلے طریق سے آزاد کردے ۔

عَن بن عَبَّاسٍ قَال كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلمَ وَأَبِي بَكرٍ وَسَنَتَينِ مِنَ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً () صحیح مسلم شریف : ج 2 ص 477 کتاب الطلاق. سنن اَبی داود (259/2)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر ابو بکر کے عہد سمیت حضرت عمر فاروق کے اقتدار کے ابتدائی دو سالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِعَبدِ يَزِيدَ : طَلِّقهَا فَفَعَلَ، قَالَ رَاجِعِ امرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخوَتِهِ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : «قَد عَلِمتُ رَاجِعهَا» وَتَلَا : { يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ } (1) ابو داوٗد ص 299 باب نسخ المراجعة بعد التطليقات)

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رکانہ صحاب کو اپنی مطلقہ بیوی ام رکانہ سے رجوع کرنے کا حکم دیا تو اسنے کہا کہ حضرت میں تو اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے علم ہے، تم رجوع کر لو۔

ازاں بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔

عَن مَحمُودِ بنِ لَبِيدٍ قَالَ : «أُخبِرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - عَن رَجُلٍ طَلَّقَ امرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَينَ أَظهُرِكُم، حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقتُلُهُ . (نسائی شریف ص 8 ج 2 ورواته موثقون بلوغ المرام ص 97 وقال ابن کثیر اسناده جید)

کہ جناب محمود بن لبید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے آدمی کی اطلاع دی گئی کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہو کر فرمایا کہ کیا میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلنا شروع کر دیا گیا ہے۔ تب ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی مانگی۔

اقوال صحابہ کرام

قال الحافظ ابن حجر وھو منقول عن علی وابن مسعود وعبد الرحمن بن عوف ولزبیر . (عون المعبود شرح ابی داوٗد ص 228 ج 2.)

کہ حضرت علی، عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر کا یہی مذہب ہے۔

فقہائے امت کا فیصلہ

علامہ ابن مغیث نے مشائخ قرطبہ، امام طاوٗس اور امام عمرو بن دینار کا یہی مذہب لکھا ہے۔ عون المعبود ج 2 ص 229

مالکی فقہاء کا فتویٰ

القول الثانی اَنہ اِذا طلق ثلاثا تقع واحدۃ رجعیۃ وھذا ھو المنقول عن بعض الصحابۃ وبہ قال داوٗد الظاہری واتباعہ وھو احد القولین لمالک وبعض اصحاب احمد. (4) حاشیہ شرح وقایہ : ص 71 ج 2.)

کہ دوسرا قول یہ ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی (قابل مراجعت) طلاق واقع ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے، داوٗد ظاہری اور ان کے پیروؤں کا یہی فتویٰ ہے۔

نوٹ: راقم کے نزدیک ایک ہزار صحابہ کرام کا یہی مسلک ہے۔ تفصیل فتاویٰ ثنائیہ والتعلیق المغنی ج 2 ص 47 میں ملاحظہ فرمایئں۔

فقہائے احناف کا فتویٰ

قال ابن تیمیہ وھو قال محمد بن المقاتل الرازی من ائمۃ الحنفیۃ۔

یعنی محمد بن مقاتل رازی حنفی کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں، ایک رجعی طلاق واقع ہوگی۔ (1) فتاوی ثنائیہ: ص 55 ج 2.

اور متاخرین حنفیہ میں سے مفتی کفایت اللہ دہلوی، سید حفیظ الدین احمد حنفی اور حافظ علی بہادر خاں ایڈیٹر، ہلال نو، لکھنو نے بھی مجلس واحد کی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دیا ہے۔ (2) فتاوی: ص 29 ج 2.

بہر حال ہماری اس تفصیل سے ازروئے قرآن وحدیث یہ واضح ہوگیا ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ جس میں خاوند کو (ریاض احمد) اپنی مطلقہ بیوی (مسمات پروین اختر) سے رجوع کا حق حاصل تھا مگر چونکہ طلاق 6 جو 1947ء کو دی گئی ہے یعنی طلاق کو آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرچکا ہے، یعنی عدت رجوع کی بیت چکی ہے، اس لئے اسے سابقہ نکاح کے تحت رجوع کا حق حاصل نہیں ہے۔ البتہ جدید نکاح کرنے کا مجاز ہے کیونکہ قرآن مجید میں رجعی طلاق کی عدت گزر جانے کے بعد جدید نکاح کی بلا حلالہ کے اجازت موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوٰجَهُنَّ... ٢٣٢... البقرة

کہ جب طلاق دو تم عورتوں کو، پھر وہ پورا کرچکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو اس سے کہ وہ نکاح کرلیں اپنے خاوندوں سے جبکہ راضی ہوجاویں آپس میں موافق دستور کے۔

بخار شریف کتاب التفسیر ص 649 ج 2 اور تفسیر ابن کثیر ص 286 ج 2 میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار نے اپنی ہمشیرہ (جمیلہ یا فاطمہ) کا نکاح ابوالبداح سے کردیا تھا، پھر اس نے طلاق دے دی۔ جب عدت گزر گئی تو پھر اس نے رجوع کرنا چاہا تو حضرت معقل بن یسارؓ ازروے غیرت اس جوڑے کے بحال ہونے میں رکاوٹ بن گئے۔ تب اللہ یہ آیت شریفہ نازل فرمائی اور اس ٹوٹے ہوئے جوڑے کو دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔ بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں

أَنَّ أُختَ مَعقِلِ بنِ يَسارٍ طَلَّقَهَا زَوجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انقَضَت عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعقِلٌ» فَنَزَلَت: {فَلاَ تَعضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوَاجَهُنَّ} (3) بخاری کتاب التفسیر: ص 296 ج 2.

تفسیر بیضاوي میں اس آیت کے ذیل میں ہے:

المخاطب الاولیاء لماروی انھا نزلت فی معقل بن یسار حین عضل أختہ جمیلاء أن ترجع إلی زوجھا الأول بالاستناف (1) بیضاوی: سورۃ بقرۃ ص 152

کہ جب معقل نے اپنی مطلقہ ہمشیرہ کو بعد از عدت دوبارہ نکاح کرنے سے روکا تو یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی۔ بہر حال حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابراہیم نخعی، امام زہری، امام ضحاک کا بھی مذہب ہے کہ رجعی طلاق کی عدت گزرنے کے بعد نیا نکاح ہوسکتا ہے۔ (2) تفسیر ابن کثیر: ص 281،282 ج 1.

فیصلہ:

چونکہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق وقوت کے مترادف ہیں اور رجعی طلاق کی عدت (تین خون) کے اندر بلا تجدید نکاح خاوند رجوع کرنے کا مجاز ہے۔ مگر حسب تصریح چونکہ طلاق 6 جون 1947ء سے واقع ہوچکی اور سابقہ نکاح کے تحت اب عدت گزر جانے کی وجہ سے رجوع نہیں ہوسکتا، اسلئے ریاض احمد اپنی مطلقہ بیوی پروین اختر کے ساتھ بلا حلالہ نکاح کرنے کا مجاز ہے اور یہ نکاح ازروے شریعت بیضا بالکل جائز اور درست ہوگا۔ دلائل تفصیل سے ذکر کردیئے گئے ہیں، تاہم مفتی کا یہ جواب صحت سوال ہے اور وہ قانونی سقم کا ذمہ دار نہیں

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص811

محدث فتویٰ